رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DALY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۹۳

محکمۂ ڈاک اور احمدی پبلک قادیان کی شکایات

یہ حقیقت ہے۔ کہ ڈاک خانہ قادیان کی آمدنی کا قریباً سارا دارومدار جماعت احمدیہ پر منحصر ہے۔ اور اس وقت تک ڈاک خانہ کو جو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اس کا باعث جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس وجہ سے چاہیئے تو یہ۔ کہ ڈاک خانہ قادیان کا سارے کا سارا عملہ ایسا ہو۔ جس پر احمدی پبلک کو بھی اعتماد ہو۔ اور جو جماعت احمدیہ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔ اور خاصکر ایسی صورت میں جبکہ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف شدید شورش برپا ہے۔ اور جماعت کو ہر رنگ میں نقصان پہونچانے۔ اور تکلیف دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں سرکاری پبلک سرونٹ ایسے نہ لگائے جائیں۔ جو جماعت احمدیہ کے معاند ہوں یا معاندین کی شرارتوں سے متاثر ہو کر ان کے آلۂ کار بن سکیں۔ اور سرکاری فرائض کی ادائگی میں جانب داری کا شکار ہو سکیں۔ لیکن کس قدر اندھیر ہے۔ کہ اگر سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں کوئی ایک آدھ احمدی بھی یہاں آ جاتا ہے۔ تو اسے فوراً تبدیل کر دیا جاتا ہے حتی کہ ڈاک خانہ اور ریلوے میں احرار کی شورش سے پہلے کے جو ایک دو احمدی تھے۔ انہیں بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ تبدیلی سرکاری اصول کی بنا پر ہوتی تو ہمیں کوئی شکایت نہ ہوتی۔ اور پھر ضروری تھا کہ احمدی پبلک کے ذریعہ مقامی سرکاری محکموں کو جو فائدہ پہونچ رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ پر ہی ان کا انحصار ہے۔ اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کی جگہ احمدی ملازمین کو ہی لگایا جاتا۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے۔ کہ احمدی ملازمین کو احرار کی طرف سے چند سطور شائع ہونے پر اور کسی قسم کی تحقیقات کئے بغیر فوراً تبدیل کر دیا گیا۔ اور پھر ایسے آدمیوں کو بھیج دیا گیا۔ جو نہ صرف مذہبی رنگ میں جماعت احمدیہ کے سخت خلاف ہیں۔ بلکہ عملی رنگ میں بھی احرار کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور سرکاری فرائض کی ادائگی میں کھلم کھلا جنبہ داری سے کام لے رہے ہیں:۔

اس وقت ہمارے پیشِ نظر ڈاک خانہ قادیان کا موجودہ عملہ ہے۔ جس میں پہلے صرف سب پوسٹماسٹر اور ایک دو چٹھی رساں احمدی تھے۔ اور باقی سارے کا سارا عملہ غیر احمدی تھا۔ لیکن جب احرار کو اتنے عملہ میں دو تین احمدیوں کا ہونا بھی گوارا نہ ہوا۔ تو انہوں نے ان کے خلاف چند سطور شائع کر دیں اور مطالبہ کیا۔ کہ ان کو یہاں سے تبدیل کر دیا جائے۔ بھلا جب احرار کی طرف سے جن کی قادیان میں ڈاک احمدی پبلک کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ یہ مطالبہ ہو۔ تو پھر کیونکر ممکن تھا۔ کہ افسران محکمۂ ڈاک اس کی فوری تعمیل نہ کرتے۔ چنانچہ انہوں نے جھٹ سب پوسٹ ماسٹر کو تبدیل کر دیا۔ اور احمدی چٹھی رسانوں کو بھی۔ اور آج احرار بڑے فخر کے ساتھ یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ:۔

"مولا بخش مرزائی سب پوسٹماسٹر کے وقت مرزا محمود۔ اور اس کے حواریوں نے سرکاری ڈاک خانہ کو محکمۂ عام کا ایک جزو بنایا ہوا تھا۔ اور غیر مرزائی پبلک کا گلا کند چھری سے کاٹا جا رہا تھا۔ آخر حکام ڈاک خانہ نے مظلوم باشندگان قادیان کے احتجاج پر مرزائی عملہ کو تبدیل کر دیا۔ اور دوسرے کارکن بھیج دیئے" (مجاہد ۱۴ فروری)

گویا احرار کی طرف سے احمدی سب پوسٹ ماسٹر پر تو صرف جھوٹا۔ اور سراسر بے بنیاد الزام لگا دینے کے متعلق افسرانِ محکمۂ ڈاک نے اتنی بھی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ اس کے متعلق تحقیقات کریں۔ سب پوسٹ ماسٹر۔ اور چٹھی رسانوں کو فوراً تبدیل کر دیا۔ حالانکہ الزام لگا دینے کے سوا نہ تو احرار نے کوئی ایک بھی واقعہ اس کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور نہ افسران ڈاک خانہ نے اس کی ضرورت سمجھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک عرصہ سے ہم موجودہ عملہ کے مذموم اور تکلیف دہ رویہ کے متعلق واقعات پیش کر رہے ہیں۔ اور ثبوت بہم پہونچا رہے ہیں مگر کوئی توجہ ہی نہیں کی جاتی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ افسرانِ محکمۂ ڈاک کو جہاں احرار کی اس قدر خاطر منظور ہے۔ کہ ان کے صرف ایک بار کہہ دینے سے وہ احمدی ملازمین کو تبدیل کر دینے میں ذرا توقف نہیں کرتے۔ وہاں احمدی پبلک عملۂ ڈاک خانہ کی بے ضابطگی۔ نقصان رسانی۔ اور تکلیف دہی کے متعلق واقعات بھی پیش کرے۔ تو ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور ان کو قابلِ اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ہم اس وقت تک کئی ایک واقعات پیش کر چکے ہیں۔ اور خود احراری اخبار "احسان" کے حوالہ سے بتا چکے ہیں۔ کہ موجودہ سب پوسٹماسٹر کا رویہ جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت معاندانہ ہے۔ اور احرار کے ساتھ اس کے ایسے تعلقات ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی دل آزار حرکت ان کے سامنے داد خواہی کے لئے پیش کرتا۔ اور اخبار میں شائع کرنے کے لئے بتاتا ہے۔ مگر ہماری پیش کردہ کسی بات کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ اور ہماری کسی تکلیف کو تکلیف ہی نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ ڈاک خانہ قادیان کا قریباً سارا کاروبار احمدی پبلک پر منحصر ہے:۔

ان حالات میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ محکمۂ ڈاک میں بھی ایسا عنصر موجود ہے۔ جو ہمیں نقصان پہونچانے اور تکلیف دینے کے درپے ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہماری کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ یہ سلوک ایک ایسے محکمہ کی طرف سے ہمارے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ جو تجارتی محکمہ ہے۔ اور جس کا اولین فرض یہ ہے۔ کہ جس پبلک پر اس کی آمدنی کا انحصار ہے اس سے بہترین سلوک کرے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ

رپورٹر الفضل کا تار

کراچی ۱۷ فروری۔ دو روز محمود آباد میں جہاں دو اصحاب نے بیعت کی قیام فرمانے کے بعد ۱۱ فروری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمد آباد اسٹیٹ تشریف لے گئے۔ وہاں چار روز کے قیام کے دوران میں حضور نے اسٹیٹ اور صدر انجمن احمدیہ کے نوخرید رقبہ کا معائنہ فرمایا۔ ۱۳ فروری کی شب کو مختار جائداد نے حضور کے اعزاز میں دعوت دی۔ جس میں دو یورپین اور قریبی اسٹیٹ کے بعض اصحاب بھی شریک تھے۔ جمعہ کی نماز احمد آباد اسٹیٹ کی مسجد میں ادا کی گئی۔ وہاں تین اصحاب نے بیعت کی۔ ۱۵ فروری بعد دوپہر حضور احمد آباد سے روانہ ہوئے۔ اور اسی روز شام کو کوٹ احمدیاں پہونچ گئے۔ جہاں ایک سو کے قریب احمدی اور چند غیر احمدی اصحاب نے اللہ اکبر کے نعروں میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے کئی سو کے ایک مجمع میں جس میں اکثریت پنجابی آبادکاروں کی تھی۔ ایک نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ اس موقعہ پر آٹھ مردوں اور تین خواتین نے بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں میں سے ایک صاحب پنجابی اور دو سندھی ہیں۔ ۱۶ فروری (اتوار) کی صبح کو حضور کوٹ احمدیاں سے کراچی تشریف لے گئے۔ راستہ میں میرپور خاص پھلوں کا سرکاری فارم دیکھنے کے لئے حضور تھوڑی دیر ٹھہرے۔ اور ۱۰ بجے کے قریب کراچی پہونچ گئے۔ مقامی احباب اور نیشنل لیگ کور نے سٹیشن پر حضور کا استقبال کیا۔

کل شام حضور کو خفیف سی حرارت تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے اب صحت اچھی ہے۔ حضور یہاں تین دن رونق افروز رہیں گے۔ مقامی جماعت نے حضور کے اعزاز میں ایک دعوت دینے کا انتظام کیا ہے۔ مقامی معززین اور اکابرین کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں۔

نارووال میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

۲۹ فروری اور یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو نارووال میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔ مبلغین مرکز سے جائیں گے۔ ارد گرد کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ کثرت سے شامل ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

نیشنل لیگ لدھیانہ کی قراردادیں

۱۴ فروری بعد نماز جمعہ زیر صدارت حکیم عبد الرحمٰن صاحب نیشنل لیگ لدھیانہ کا اجلاس ہوا اور باتفاق آراء مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) نیشنل لیگ لدھیانہ کا یہ اجلاس ڈاکخانہ قادیان کی متواتر بےسلوکیوں اور بے ضابطگیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور ڈاکخانہ کی اس قسم کی بدعنوانیوں پر اظہار نفرت کرتا اور افسرانِ بالا سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ پیشکردہ شکایات پر فوراً توجہ کرتے ہوئے حالات کو سلجھانے اور شکایات کے ازالہ کا انتظام کریں۔

(۲) نیشنل لیگ لدھیانہ کا یہ اجلاس جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ یہ حملہ اپنے اندر حد درجہ کی بربریت اور کمینگی رکھتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس قسم کے حملہ کی تہ میں احرار کا وہ ناپاک اور گندہ پروپیگنڈا کام کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان ظالمانہ اور وحشیانہ افعال کی ذمہ داری احرار کے ان لیڈروں پر ڈالے۔ جو عرصہ دو سال سے مفسدانہ پروپیگنڈا اندھا دھند کر رہے ہیں۔

نیز یہ اجلاس چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں بد باطن حملہ آور کے حملہ سے بفضلِ ایزدی محفوظ رہنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(سیکرٹری ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ لدھیانہ)

اسلام اور احمدیت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کیا آپ نے چندہ تحریک جدید کے لئے (جو آئندہ آنے والی مالی اعلیٰ قربانیوں کی طیاری کے لئے ابتدائی مشق ہے) لبیک کہا۔ اور کیا آپ نے اپنا وعدہ ایفا کرتے ہوئے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اگر نہیں تو آپ چاہیئے کہ فوری طور پر اپنے وعدہ کا ایفاد کر کے سابق بالخیرات بنیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان و منیجر الفضل

سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کے بذریعہ وارنٹ قرقی ناجائز طور پر منیجر الفضل سے ۳-۵-۷ روپیہ کی رقم وصول کرنے پر جو نوٹس سکرٹری اور پریذیڈنٹ کمیٹی کو دیا گیا تھا۔ اس پر کمیٹی نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے وصول کردہ رقم واپس کر دی ہے۔ اور نوٹس کی شرائط کے متعلق درخواست کی ہے۔ کہ ان کا تصفیہ کرنے کے لئے چند روز کی مہلت دی جائے۔ تاکہ کمیٹی تحقیقات کر کے پتہ لگا سکے۔ کہ اس قسم کی بے ضابطگیوں کی دفتری طور پر ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

چونکہ ہمیں اپنی ہتک عزت کے ازالہ کے ساتھ ہی سمال ٹاؤن کمیٹی کی اصلاح بھی مدنظر ہے۔ اس لئے چند روزہ مہلت دے دی گئی ہے۔ اس کے بعد جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ بھی بیان کر دیا جائے گا۔

نیشنل لیگ جھنگ کی قراردادیں

یہ جلسہ چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس کی تہ میں احراری پراپیگنڈا کام کر رہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسے وحشیانہ افعال کی ذمہ داری ان احراری لیڈروں پر عائد کی جائے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔

(سیکرٹری)

نیشنل لیگ گوجرانوالہ کی قراردادیں

نیشنل لیگ گوجرانوالہ کے اجلاس ۱۲ فروری نے باتفاق رائے پاس کیا۔ کہ ریتی چھلہ کے معاملہ میں حکام کا رویہ غیر منصفانہ ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی پاس کیا۔ کہ: غیر احمدیان موضع پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے جو سلوک احمدیان موضع مذکور سے کیا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ غیر احمدی۔ احمدیوں کے گھروں کے سامنے گالیاں دیتے ہیں۔ اور ان کو موقعہ پا کر زدوکوب کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کی جانیں ان کے ہاتھ سے خطرہ میں ہیں۔ حکام بالا کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ کہ انکا خاطر خواہ تدارک فرمائیں۔

(عبد القادر سیکرٹری نیشنل لیگ گوجرانوالہ)

امریکہ میں ایک احمدی مبلغ کی گرانقدر تبلیغی خدمات

نیویارک کے ایک عربی اخبار میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کا ذکر

نیویارک (امریکہ) سے بزبانِ عربی "البیان" نامی ایک دوروزہ اخبار شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار نے بعنوان "المفتی صوفی مطیع الرحمٰن یسافر الی الہند" ۲۰ رمضان المبارک کی اشاعت میں جناب صوفی صاحب کی امریکہ سے واپسی اور ان کی شاندار اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جو قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے معہ ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"کتب الینا من شیکاغو ان فضیلۃ المفتی صوفی مطیع الرحمٰن بنغالی المبشر الاسلامی الہندی قد غادر مدینۃ شیکاغو فی اٰخر الشہر الماضی قاصداً الی الہند لقضاء ثلاثۃ اشہر فیہا ثم یعود بعد ذالک الی شیکاغو لمتابعۃ اشتغالہ فیہا کالعادۃ۔

قدم فضیلۃ المفتی الموما الیہ الی ہذہ البلاد سنۃ ۱۹۲۸ وقد قام بمہمتہ خیر قیام وکان محبوباً من الجمیع نظراً لصدقہ واستقامتہ وسعت معارفہ وتضلعہ فی العلم وقد تمکن ثناء وجودہ ہنا من تالیف عشرین ارسالیۃ فی مدن مختلفۃ۔ وقد کان یبث افکارہ وینشر محاسن الدین الاسلامی فی مجلۃ "شمس الاسلام" باللغۃ الانکلیزیۃ عدا عما کان ینشرہ فی الجرائد الامیرکیۃ من المقالات الشائقۃ فی موضوع الاسلام والمسلمین وما یلقیہ من الخطب الرائعۃ فی النوادی والمجتمعات حیث کان یتجول فی کل فرصۃ تسنح لہ فی انحاء البلاد الامیرکیۃ۔ وقد دخل بواسطتہ عدد کبیر من الامیرکیین فی الاسلام وفی الجملۃ لقد قام باعمال کبیرۃ برہنت عن مقدرتہ ونزاہۃ نفسہ ودماثۃ اخلاقہ۔

وقد کتب الینا فضیلۃ المفتی قبل سفرہ کلمۃ یشکر لنا فیہا ما نشرناہ عن حرکتہ النبیلۃ فی اوقات مختلفۃ فی "البیان" کما انہ یشکر للجوالی العربیۃ التی کان یزورہا من وقت الی اٰخر حسن معاملتہا لہ واعتبارہا ایاہ واندفاعہا الی اکرام وفادتہ فی کل مرۃ یزورہا فالبیان بالنیابۃ عن قرائہا المعجبین بنزاہۃ المفتی الفاضل تتمنی لسماحتہ سفراً سعیداً وعوداً محموداً وعلی الطائر المیمون ان شاء اللہ"

یعنی۔ ہمیں شکاگو سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ فضیلت مآب مفتی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی۔ جو ہندوستان کے رہنے والے اور اسلام کے مبلغ ہیں۔ گزشتہ ماہ کے آخر میں تین ماہ کے لئے شکاگو سے ہندوستان روانہ ہوگئے ہیں۔ اس میعاد کے گزرنے کے بعد وُہ پھر شکاگو واپس آکر اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں منہمک ہوجائیں گے:۔

صوفی صاحب موصوف بلادِ امریکہ میں ۱۹۲۸ء میں آئے تھے۔ اور اس عرصہ میں انہوں نے بہتر بالشان امور سرانجام دیئے۔ وُہ تمام لوگوں کی نگاہ میں۔ اپنے صدق، استقامت۔ وسعتِ معارف اور علم کی فراوانی کی وجہ سے حد درجہ محبوب تھے۔ انہوں نے اثنا رِ اقامت میں بیس مشن امریکہ کے مختلف دیار و امصار میں قائم کر دیئے۔ آپ اپنے افکار اور اسلام کے فضائل و محاسن کی نشر و اشاعت علاوہ اُن پُرمغز اور مفید مضامین کے جو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق امریکہ کی مختلف اخبارات میں شائع کرتے مستقل طور پر رسالہ "سن رائز" کے ذریعہ کیا کرتے تھے۔ جو بزبان انگریزی شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مجالس اور اجتماعات کے موقعوں پر جب آپ فرصت کے اوقات میں بلادِ امریکہ کا دورہ کرتے۔ تقاریر اور لیکچر بھی دیا کرتے۔

آپ کے ذریعہ امریکن لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد داخلِ اسلام ہوئی ہے۔ مختصرًا اسی قدر کہا جاسکتا ہے۔ کہ آپ نے اسلامی خدمات کی ذیل میں اتنے عظیم الشان کام سرانجام دیئے ہیں کہ ان کاموں نے لوگوں کے سامنے اس بات کی دلیل مہیا کر دی ہے۔ کہ آپ قادر البیان۔ پاکیزہ نفس اور نہایت اچھے اخلاق رکھنے والے ہیں۔

جناب صوفی صاحب نے اپنے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہمیں ایک چٹھی لکھی تھی۔ جس میں اُنہوں نے "البیان" کی مختلف اشاعات میں اُن کے مشن کے متعلق خبریں شائع ہونے پر ہمارے مشغلق جذباتِ امتنان کا اظہار کیا تھا۔

اسی طرح انہوں نے اُن اہل عرب کا بھی شکریہ ادا کیا ہے۔ جن کے پاس وُہ وقتاً فوقتاً جاتے رہتے تھے۔ کہ وُہ ہمیشہ اُن سے عُمدہ سلوک کرتے رہے ان پر اعتماد اور اعتبار کا اظہار کرتے رہے۔ اور جب کبھی وُہ آتے۔ تو تعظیم اور ادب و احترام کے ساتھ اہلِ عرب پیش آتے۔ "البیان" اپنے معزز قارئین کی طرف سے ان کی نیابت کا حق ادا کرتے ہُوئے جناب فاضل مفتی کے متعلق یہ آرزو رکھتا ہے۔ کہ ان کا سفر اُن کے حق میں بابرکت ہو۔ اور ان کی واپسی صحت و سلامتی۔ خیر و عافیت۔ اور اچھے شگون کے ساتھ ہو:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم

اور ایک مولوی صاحب

اخبار "الفضل" ۷ - فروری ۱۹۳۶ء میں بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم کا سرقہ" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل واقعہ بھی احباب کے تفنن طبع کا موجب ہوگا:۔

مجھے بتقریب دورہ . . . . جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں مولوی . . . صاحب سے ملاقات ہُوئی۔ مولوی صاحب اس علاقہ میں بلحاظِ فضیلتِ علم ایک جیّد عالم خیال کئے جاتے ہیں۔ مزید بر آں قصبہ کی مسجد کے حکمران اور مہر تصدیق فتاوے کے حامل بھی ہیں:۔ دورانِ گفتگو میں جب علم القرآن میں اپنی گوناگوں بوالعجبیوں کا ثبوت دے چکے۔ تو اپنی فارسی شعر گوئی سے بھی مجھے مرعوب کرنا چاہا۔ ایک عنابی کاغذ نکال کر نہایت متانت سے فرمانے لگے۔ یہ میری ایک فارسی نظم ہے۔ میں نظم دیکھتے ہی مولوی صاحب کی کذب بیانی کا قائل ہوگیا۔ مگر نظم پڑھنے سے جو والہانہ کیفیت طاری ہُوئی۔ اسے دیکھ کر مولوی صاحب کی یہ حالت تھی۔ کہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے جب نظم تمام ہُوئی۔ تو مولوی صاحب نے اہلِ مجلس کو نگاہِ غرور سے دیکھا۔ اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خراجِ تحسین وصُول کرنا چاہا۔ تو مَیں نے مؤدبانہ عرض کیا۔ کہ مولوی صاحب یہ نظم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارت ہُوئی۔ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھی تھی۔ جس کا ثبوت حسنِ اتفاق سے خواجہ صاحب موصوف کی کتاب اسرارِ فریدی میرے پاس اس وقت بھی موجود ہے:۔

یہ کہکر میں نے کتاب جیب سے نکال کر صفحہ ۹۵ سے اس نظم کے چند شعر پڑھے۔ اور پھر کتاب مولوی صاحب کے آگے رکھدی۔ اب مولوی صاحب کی یہ حالت تھی۔ کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اور نگاہیں زمین پر گڑی ہوئیں۔ عرقِ خجالت سے پانی پانی ہورہے تھے۔ میں نے بآوازِ بلند کہا۔ مولوی صاحب! میری بات کا جواب دیجئے۔ کہ چور کون ہے:۔ اس وقت مولوی صاحب کی موقعہ شناسی اور سلامت روی نے خراجِ تحسین وصول کرلیا۔ جبکہ انہوں نے دبی زبان سے کہا۔ آپ مجھے زیادہ ذلیل نہ کریں۔ اور پردہ پوشی سے کام لیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اصل نام اور مسکن صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔

خاکسار۔ عبدالعزیز۔ صدیقی۔

حجاز کے خلاف احراری مہم کے چہرہ سے نقاب کشائی

ایک غدار عرب کے ذریعہ حصول زر کے لئے ساز باز

احرار نے پچھلے دنوں سیالکوٹ میں پولٹیکل کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر سلطان ابن سعود فرمانروائے عرب و حجاز کے خلاف ایک تجارتی معاہدہ کی آڑ لے کر محاذ جنگ قائم کیا۔ تو حقیقت شناس نگاہوں نے اسی وقت دیکھ لیا تھا۔ کہ اس کی تہ میں احرار کی حصول زر کی خواہشات کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ ہم نے لکھ بھی دیا تھا۔ اب اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور (۸ر فروری) نے تحقیق کے بعد احرار کی سلطان ابن سعود کے خلاف شورش کی اصل اغراض کا چہرہ سے نقاب الٹ دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

مجلس احرار ہند کے تین نمائندوں پر مشتمل ایک وفد اس وقت حجاز جا رہا ہے۔ جہاں ان کا خیال ہے۔ کہ سلطان ابن سعود سے شرف باریابی حاصل کر کے وہ یہ دریافت کریں گے کہ ماضی قریب میں برطانیہ کے بعض تجارتی اداروں سے جو تجارتی معاہدے کئے گئے ہیں۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے وہ کہاں تک جائز ہیں

لیکن اس تحریک کے پردہ میں ایک پراسرار عرب کی شخصیت کارفرما ہے۔ جو گذشتہ چند ماہ کا زمانہ پنجاب میں گزار چکا ہے۔ اس کی سرگرمیوں نے پولیس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ جس نے گرفتار کرنے کی ایک ناکام کوشش بھی کی۔

پولیس کی جماعت جب اس مکان پر جہاں وہ مقیم تھا۔ اچانک طور پر گرفتار کرنے گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ آنے والے خطرے سے باخبر ہو کر راہ فرار اختیار کر چکا ہے۔ اس وقت خیال ہے۔ کہ وہ حاجیوں کے گروہ میں چھپ چھپا کر ہندوستان سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو چکا ہے ×

اس پراسرار عرب کی شخصیت کے متعلق نمائندہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے جو تحقیقات کی ہے۔ اس سے بین الاقوامی سرگرمیوں کی ایک عجیب و غریب داستان منصۂ شہود پر آتی ہے۔ اس شخص کا نام توفیق شریف ہے۔ اور وہ شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ جنگ دردانیال میں ترکوں کی طرف سے لڑے۔ اور جنگ عظیم کے بعد جب اپنے وطن واپس لوٹے۔ تو ان پر جعلی سکہ سازی کا الزام لگایا گیا۔

آپ نہائت چالاکی سے شامی پولیس کے پھندے سے نکل کر حجاز میں آ گئے۔ جہاں ان کا خیال تھا۔ کہ شریف حسین ان کی امداد کرے گا شام کی حکومت نے انہیں گرفتار کرنے کی دوبارہ کوشش کی۔ لیکن توفیق شریف حجاز سے غائب ہو گئے۔ اور پھر الریاض میں نمودار ہوئے جو حکومت نجد کا قدیمی دارالسلطنت تھا۔ بعد میں جب سلطان ابن سعود نے حجاز کو فتح کیا۔ تو وہ بھی فتح مند افواج کے ساتھ مکہ پہنچے۔

مملکت سعودیہ کی وزارت

سلطان ابن سعود نے نوازشات کی بارش کرتے ہوئے انہیں اپنا وزیر بنا لیا۔ آج سے آٹھ سال پہلے جب حجاز میں موتمر اسلامی منعقد ہوئی تھی۔ تو ہندوستانی مندوبین توفیق شریف کے مکان پر ٹھہرائے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد توفیق شریف پر سلطان ابن سعود ناراض ہو گئے اور وزارت سے معزول کر دیئے گئے۔ قریب تھا کہ انہیں گرفتار کر لیا جاتا۔ مگر وہ ایک مرتبہ پھر حجاز سے غائب ہو گئے۔ بعد میں انہیں ہندوستان میں دیکھا گیا۔ جہاں انہوں نے ہندوستانی مندوبین سے ملاقاتیں کیں۔ جو اسلامی موتمر کے زمانہ میں ان کے ہاں مقیم ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ سے اسلامی پریس کے ایک طبقہ میں سلطان ابن سعود کے خلاف جو پروپیگنڈا جاری ہے۔ وہ توفیق شریف ہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان سے بھاگ کر چترال سے ہوتے ہوئے چینی ترکستان پہنچے۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ وہ چترال میں دوبارہ ظاہر ہوئے۔ اور بعد ازاں یو۔ پی والوں کے مخصوص لباس میں پنجاب کے شہروں میں دورہ کرنے لگے۔ گمان غالب ہے۔ کہ انہوں نے لاہور میں احرار کے لیڈروں سے بھی ملاقات کی۔ کیونکہ اس وقت احراریوں کی طرف سے حکومت حجاز کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اور احرار کانفرنس نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں تجویز کیا گیا۔ کہ احراریوں کا وفد حجاز جا کر سلطان ابن سعود سے تبادلہ خیالات کرے۔ اور اسلامیان ہند کی نمائندگی کرتے ہوئے بعض تصفیہ طلب امور کے متعلق استفسار کرے۔

چال بازیاں

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک کی تہ میں بھی توفیق شریف کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ پھر سلطان ابن سعود کی خوشنودی حاصل کریں۔ غالباً ان کی تجویز یہ ہے۔ کہ سلطان کے سامنے یہ ظاہر کیا جائے کہ ہندوستان میں ان کے خلاف شدید پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اور وہ اس پروپیگنڈا کو دبانے کی مساعی کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں انہوں نے ایک ایسی جماعت کو ڈھونڈھ لیا ہے۔ جو اس مخالفت کو دبا سکتی ہے۔ سلطان کو چاہیئے۔ کہ اس جماعت کو "مطمئن" کر دیں۔

اگر یہ چالیں بار آور ثابت ہو جائیں۔ تو سلطان ابن سعود اور جماعت احرار دونوں ان کے ممنون احسان ہوں گے۔ کہ ان کی وساطت سے دونوں کے درمیان گفت و شنید ہو گئی۔ احرار کو مطلوبہ "رقم" مل جائے گی۔ جس کی انہیں بے حد ضرورت ہے۔ سلطان ابن سعود مطمئن ہو جائیں گے۔ کہ ہندوستان میں ان کے خلاف پروپیگنڈا ختم ہو گیا ہے۔ اور شاید توفیق شریف ایک مرتبہ پھر حکومت حجاز میں اپنے لئے جگہ حاصل کر لیں گے ×

احرار ہر جگہ خوار

ہمیں وہ زمانہ بھی یاد ہے۔ کہ مولانا ظفر علی خاں مرزائیوں کے خلاف مضامین لکھا کرتے تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سوا تمام بزرگان احرار انہیں پڑھ پڑھ کے ہنستے تھے۔ کہ خدا جانے مولانا کو کیا ہو گیا ہے۔؟ بس جھاڑ کا کانٹا بن کر مرزائیت کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ نہ نہرو رپورٹ کی فکر۔ نہ گول میز کانفرنس کا ذکر۔ جب دیکھئے مرزا جی کے منظومات لکھے ہیں۔ اور ان پر بحثیں ہو رہی ہیں۔

خدا کی شان ہے۔ کہ یہ لوگ جنہوں نے تحریک کشمیر کے زمانے میں مرزائیوں کی مخالفت کرنا سیکھا۔ آج ان لوگوں کو طعنے دے رہے ہیں۔ جو ہمیشہ مرزائیوں کی مخالفت میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دلچسپ لطیفہ یہ ہے۔ کہ مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی کو ۱۹۳۲ء میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت معلوم ہوئی۔ پھر ۱۹۳۵ء میں ان پر یہ راز کھلا۔ کہ سلطان ابن سعود انگریزوں کے دائرہ اثر میں ہیں۔ اگر کشف حقائق کی رفتار یہی رہی تو انہیں ۱۹۳۶ء میں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ شہید گنج کے سلسلہ میں انہوں نے جو حکمت عملی اختیار کی تھی۔ وہ سراسر غلط تھی۔

(احسان ۸ر فروری)

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس بازپرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

ایک بزرگ نے پچھلے دنوں نہائت مزے کی بات کہی۔ فرمانے لگے۔ کہ بزرگان احرار نے مسجد شہید گنج کے تعلق میں تو سول نافرمانی کی سخت مخالفت کی۔ لیکن قادیان کی نماز جمعہ کے سلسلے میں خود سول نافرمانی کا ہنگامہ برپا کر دیا۔ آخر اس دو رخی پالیسی کے کیا معنی؟

اگر یہ کہا جائے کہ قادیان کی ایک مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کا حق ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ اور احرار کرام اسی حق کو قائم کرنے کی غرض سے آمادہ جہاد ہو گئے تھے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ قادیان کی مسجد میں کون سرخاب کا پر لگا ہوا تھا۔ جس سے مسجد شہید گنج کی کلغی محروم تھی۔ ایک مسجد ڈھا بھی دی جائے۔ تو بزرگان احرار ٹس سے مس نہ ہوں۔ اور دوسری مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے استحقاق کے متعلق شبہ سا بھی پیدا ہو جائے۔ تو "امیر شریعت" سے لے کر "نفیر شریعت" تک سب کے سب سر سے کفن باندھ کر سول نافرمانی پر اتر آئیں۔ یہ مسجدوں کے درمیان "عدم مساوات" کا حکم کس آسمان سے نازل ہو گیا؟

(انقلاب ۱۲ر فروری)

سال گذشتہ کی رپورٹ انصار اللہ

حسب ذیل رپورٹ جلسہ سالانہ کے ایام میں انصار اللہ کے جلسہ میں پڑھی گئی۔

۱۔ انصار اللہ کی تبلیغی کارگزاری کی رپورٹ ابتدائی دس ماہ کی مکمل ہو چکی ہے۔ لہذا اکتوبر تک کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

۲۔ ان دس ماہ میں ۱۱۰ جماعتوں کے ۴۶۹۴ انصار اللہ نے کام کیا۔ ۷۴۶ تعلیمی اجلاس ہوئے۔ ۱۲۳۵۰ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ ۱۳۲ پبلک جلسے و مناظرات ہوئے۔ ۹۲۳ انصار اللہ نے بصورت وفود تبلیغ کی۔ ۱۵۵۲ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ اور ان حضرات کی مساعی جمیلہ سے ۲۱۷ اشخاص حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔

۳۔ بالعموم ۵۲ جماعتوں کی طرف سے بہت باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ دفتر میں آتی رہی ہے۔ جنکے نام یہ ہیں:۔ ادرحمہ۔ احمدی پورہ۔ اکھنور۔ امٹوال۔ آنبہ۔ بڑھانوں۔ بھاگا کھٹیاں۔ بھلوال بھیرو چیچی۔ پٹیالہ۔ پریم کوٹ۔ پیر کوٹ۔ پاکپٹن۔ پانپور۔ تہال۔ جہلم۔ جالندھر چھاؤنی چک ۳۷ جنوبی۔ لالیاں۔ چک ۱۰۸۔ چودھری والہ۔ چارکوٹ راجوڑی۔ گوگھووال۔ حافظ آباد۔ ڈسکہ۔ رہتک۔ ریاسی۔ سرگودھا۔ سارچور۔ سرڈوعہ۔ سنور۔ سنگرور۔ سیالکوٹ۔ شاہجہانپور شاہ مسکین۔ صالح نگر۔ عزیز پور ڈوگری۔ فتح پور۔ کریام۔ کمال ڈیرہ۔ کوٹ رحمت خاں۔ گٹھالیاں گنج۔ لائل پور۔ مگوئی (برما) ونگورلہ۔ مانسہ۔ اسلام پور چک ۱۰۲۔ پنیارہ احمد پور۔ اجمیر بیری۔ کھوماں وڈالہ۔ شاہدرہ۔ کلیان پور۔

۴۔ ۵۸ جماعتوں کی طرف سے رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ نہیں آئی۔ اور باوجود بار بار یاد دہانیوں کے باقاعدگی پیدا نہیں ہو سکی۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

امرتسر شہر۔ انبالہ۔ بدوملہی۔ بھینی بانگر۔ برہمن بڑیا۔ بوتالہ۔ بھیاں۔ پکھیواں۔ پائل پنڈی بھٹیاں۔ پولدنی۔ ترگڑی۔ تلونڈی کھجور والی۔ ٹوپی۔ ٹریٹی۔ جوڑہ کرنانہ۔ چک ۹ شمالی۔ چانگریاں۔ چک ۹۹ شمالی۔ چک ۳۱۲ گ۔ ب۔ چک ۵۶۵ گ۔ ب۔ چک ۹۸ شمالی۔ خانیوال۔ میانوالی دکوٹ باجوہ۔ دہلی۔ دھنی دیو۔ دھرم کوٹ بگہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ڈیرہ بابا نانک رینال۔ سامانہ۔ سری نگر۔ شاہ پور۔ شیخوپورہ۔ ضریح۔ فیروزپور۔ کالا گوجراں۔ کوٹ قیصرانی۔ کلانور۔ کاٹھ گڑھ۔ کوٹلی رمیرپور) گریاں۔ کاٹھگڑھ۔ کھبو یوالی۔ بقاپور۔ گلانوالی۔ لاہور کے تمام حلقے سوائے گنج۔ میانوالی۔ موسے والی۔ وزیرآباد۔ گولیکی۔ ملن۔ ہاری پاری گام منصوری۔ ہوڑہ (بنگال) کوٹڑی (سندھ) گوجرانوالہ۔ گجرات۔

۵۔ چار پانچ سو جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک انصار اللہ کا انتظام ہی نہیں کیا جب ٹریکٹ یا پوسٹر دفتر سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کی طرف سے پُر زور درخواستیں آتی ہیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ بھجوائے جائیں۔ اگرچہ یہ جذبہ بھی بذات خود قابل تعریف ہے۔ اور اسی جذبہ کو مدنظر رکھکر ان کے ارشادات کی تعمیل باقاعدگی سے ہوتی رہی ہے۔ لیکن پہلے بھی ان کی خدمت میں عرض کیا جاتا رہا ہے۔ اور اب پھر دوبارہ عرض ہے۔ کہ احباب اپنے ہاں انصار اللہ کا انتظام کریں۔ اور تبلیغی رپورٹ ماہوار باقاعدگی سے دفتر میں بھیجا کریں۔ اس انتظام کے ماتحت خود بخود لٹریچر ان کی خدمت میں پہونچ جایا کرے گا۔

۶۔ لٹریچر کے متعلق بعض مقامات سے یہ بھی شکایت آئی ہے۔ کہ اسے باقاعدگی سے تقسیم نہیں کیا جاتا۔ یہ امر بہت ہی قابل افسوس ہے۔ سلسلہ کا ہزارہا روپیہ اس لٹریچر پر خرچ ہوتا ہے۔ اور بہت مفید اور ضروری مضامین اس میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اسے جہاں تک ہو سکے۔ لوگوں تک پہونچانا چاہیئے۔

۷۔ ماہوار رپورٹ کے بارے میں یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ بعض جماعتوں کی ماہواری رپورٹ وقت پر دفتر میں نہیں پہونچتی۔ بلکہ بعض جگہ سے ایک ماہ یا دو ماہ یا تین ماہ بعد رپورٹ آتی ہے۔ اور بعض جماعتیں کئی کئی ماہ کی رپورٹ اکٹھی بھیجدیتی ہیں۔ اس سے یہ نقصان ہوتا ہے۔ کہ رپورٹ بروقت اخبار میں شائع نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بھی نقصان ہوتا ہے۔ کہ اس سستی سے رفتہ رفتہ رپورٹ کا آنا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ حالانکہ کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور فرداً فرداً بھی بعض جماعتوں کی خدمت میں لکھا جاتا رہا ہے۔ کہ از راہ کرم رپورٹ ہر ماہ کی آخری تاریخ کو ضرور روانہ کر دیا کریں۔ امید ہے۔ کہ دوست آئندہ اس بات کا خیال رکھا کریں گے۔

۸۔ بعض سیکرٹری صاحبان رپورٹ کے کوائف کی خانہ پُری احتیاط سے نہیں کرتے۔ مثلاً افراد زیر تبلیغ کے خانہ میں صحیح تعداد درج کرنے کی بجائے لکھدیا جاتا ہے۔ سارے گاؤں میں تبلیغ کی گئی یا صدہا اشخاص کو تبلیغ کی گئی وغیرہ۔ ایسا ہی لٹریچر کے خانہ میں درست تعداد درج نہیں کرتے۔ حالانکہ اس خانہ میں یہ درج کرنا چاہیئے۔ کہ اس قدر لٹریچر ان کے پاس پہونچا۔ اس قدر انصار اللہ نے اسے تقسیم کیا۔ اس قدر لوگوں کو پڑھوایا گیا۔ اس قدر لوگوں کو دیا گیا۔

یاد رہے۔ کہ ایسی گول مول رپورٹ کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ کیونکہ اس سے انصار اللہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا صحیح علم نہیں ہو سکتا۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھکر نئی طبع شدہ رپورٹوں میں مندرجہ بالا کوائف درج کر دیئے گئے ہیں۔ دوست مہربانی کرکے ان کو غور سے پڑھکر خانہ پُری فرمایا کریں۔

۹۔ باقاعدہ رپورٹ بھیجنے والی جماعتوں میں سرڈوعہ و ادرحمہ کی جماعتیں پیش پیش رہی ہیں۔ اور امرتسر کی جماعت رپورٹ بالکل نہ بھیجنے میں سب پر فائق ہے۔

لٹریچر کی اشاعت میں جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سب پر فائق ہیں۔ اللہ تعالٰے انہیں جزائے خیر دے۔

رپورٹ سنانے کے بعد میں دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ دوست ہر وقت لقد منّ اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً منھم کو پیش نظر رکھیں۔ اور تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہوں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بارہا سُنا ہے۔ کہ خدا تعالٰے کسی کا رشتہ دار نہیں۔ اگر تم دین کی خدمت نہیں کرو گے۔ تو اللہ تعالٰے تمہاری جگہ کسی اور قوم کو کھڑا کر دیگا۔ پھر تمہارے جیسا بدقسمت کوئی نہ ہوگا۔

پس دوستوں کو اس فرمان ہدایت بیان کو دل پر نقش کر لینا چاہیئے۔ سلسلہ اس وقت عجیب حالات سے گزر رہا ہے۔ رحمٰن اور شیطان کی آخری جنگ ہے۔ پس دوستوں کو چستی کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے۔ پچھلا سال تو گزر گیا۔ اب آئندہ سال کے لئے آپ عزم صمیم کر لیں۔ کہ پچھلی فروگزاشتوں کی کسر نکال دیں گے۔ اللہ تعالٰے آپ کو توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار اللہ دتا جنرل سیکرٹری انصار اللہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی عائد کردہ ذمہ واری

نمائندگان جماعت احمدیہ کو یاد دہانی

مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی طرف سے تمام نمائندگان جماعت احمدیہ پر یہ ذمہ واری عائد کی گئی تھی۔ کہ ان میں سے ہر ایک سال میں کم از کم تین نئے احمدی سلسلہ میں داخل کرے گا۔ اور احباب نے کھڑے ہو کر اس عائد کردہ ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے اقرار کیا تھا۔ کہ وہ اسے بجا لائیں گے۔ گذشتہ سال ۱۱۰ احباب نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دی تھی۔ کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ اور ان کے ذریعہ ۴۸۰ نئے احمدی جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اب پھر مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے۔ اور تقریباً دو ماہ باقی ہیں۔ اس لئے احباب کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن دوستوں نے اپنے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس عرصے میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مجھے نتائج سے اطلاع دیں:۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

باجلاس جناب شیخ عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم خانیوال

بوگھا رام عرف دیال داس ولد چودھری نانک چند قوم سکوراہنہ اروڑا سکنہ سرائے لاہو جال ضلع دار نہر بنگلہ بٹی لعل بیگ ڈاکخانہ چک ماچھی سنگھ والہ تحصیل پاک پٹن

بنام

نور محمد و محمود پسران سجادل و غلام عباس ولد نصرت اقوام راجپوت سیال پراچ سکنائے نوری سہاگ تحصیل خانیوال و رادھا رام ولد سرند اس قوم سکوراہنہ سکنہ مدرس سکول سرائے لاریچ تحصیل کبیر والہ

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی کھیوٹ نمبر ۲۴ مندرجہ مسل حقیت سال ۳۰-۱۹۲۹ء واقع چاہ بہل والہ موضع بائیاں تحصیل خانیوال

اشتہار تقسیم

مقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں بوگھا رام فریق اول مذکور نے درخواست تقسیم اراضی بذا کی عدالت ہذا میں پیش کی ہوئی ہے جس میں تم (فریق ثانیاں) حصہ دار ہو۔ فریق ثانیاں کو بذریعہ اطلاع نامہ تقسیم طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ تعمیل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا فریق ثانیاں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۳/۲۶/۳۶ ۱۰ بجے بمقام خانیوال حاضر عدالت ہو کر جواب دہی درخواست تقسیم ہذا کی کریں ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا کے یہ اطلاع نامہ آج بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حسن ولد قاسم ذات جٹ اول سکنہ چک ۲۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۳ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بدھو رام ولد گوردتہ لعل ذات گرڑا سکنہ جھنگ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بیگ ولد دادو ذات کہرا سکنہ ٹھٹھہ چندو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۴ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی ذوالفقار وغیرہ نابالغان بذریعہ بہادر شاہ ولد شیخ بہادر ذات نیکوکارہ سکنہ چک ۱۳۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمیاں پہلوان ولد حاجی سلطان ولد پہلوان ذات گگرانہ سکنہ گگرانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۸ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سلطان محمود ولد محمد دین ذات کھوکھر مخدوم سکنہ لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی حیدر ولد محمد ذات سلارہ سکنہ موضع سلارہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی فلک شیر ولد شمیر خاں ذات کھوکھر سکنہ ٹو تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ ۱/۳۶۔ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رحمان ولد راجہ ذات ماچھی سکنہ لنگر مخدوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۱/۳۶
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

وصیتیں

۳۸۶۴ ۔ منکہ شاہ محمد ولد پیر بخش قوم ارائیں عمر ۳۵ سال ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ مکان قیمتی ۱۵۰ روپیہ زمین ۲۵۰ روپیہ کی ہے جس میں سے اس جائداد کا دسواں حصہ دوں گا۔ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا ہوگی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ادا کروں گا۔

العبد۔ شاہ محمد ولد پیر بخش قوم ارائیں ساکن گوہد پور نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حسن محمد خان جنگلہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ۔ گواہ شد حکیم عطا محمد ساکن گوہد پور گواہ شد۔ اللہ دتہ ہیڈ مالی کمپنی باغ چھاؤنی سیالکوٹ

۴۷۹۳ ۔ منکہ سعیدہ بانو زوجہ مولوی جلال الدین صاحب شمس قوم کشمیری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔
بصورت نقدی ۹۰۰ روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ قرضہ ہے۔ اور دو کنال زمین قیمتی ساڑھے پانچ سو روپیہ متصل فارم مرزا بشیر احمد صاحب ہے۔ اور علاوہ ازیں تین صد روپیہ بصورت زیور ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یہ کل جائداد بصورت نقدی ۲۷۵۰ روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ پس میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم قیمت جائداد مذکورہ بالا سے منہا کر دی جائے گی۔ اور میں کوشش کروں گی کہ وصیت کی رقم اپنی زندگی میں ہی داخل کر دوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ موصیہ سعیدہ بانو
گواہ شد:۔ جلال الدین شمس ولد مولوی امام الدین صاحب ساکن قادیان خاوند موصیہ ۲۹ ۱/۳۶
گواہ شد:۔ امام الدین متعلم خود ولد محمد صدیق صاحب ساکن قادیان

نیویارک ۱۶ فروری۔ کولمبیا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ٹوکررز اور صوبہ انڈیس میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک ہزار اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔ حکومت زلزلہ زدگان کو سامان خورد نوش مہیا کر رہی ہے کئی گاؤں کے گاؤں غرق ہو گئے ہیں۔

ناگپور ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند آئندہ سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے دو بل پیش کرنا چاہتی ہے۔ ایک کا مقصد تفریحات پر ٹیکس اور دوسرے کا مقصد موٹروں پر ٹیکس عاید کرنا ہے۔

لاہور ۱۶ فروری۔ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں جناب پیر اکبر علی صاحب ایم ایل سی نے یہ سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ کیا فائننس ممبر بتائیں گے کہ گذشتہ چھ ماہ میں اذان دینے کے سوال پر سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان کتنی دفعہ فساد ہوا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی تعداد کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ مسٹر جوگیش چندر کے مقاطعہ جوتی کے سلسلہ میں یو پی گورنمنٹ نے جو اعلان شائع کیا ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ڈاکٹر کھارے نے اسمبلی میں التوا کی تحریک کا نوٹس دیا ہے۔

رنگون ۱۶ فروری۔ برما لیجسلیٹو کونسل نے چوبیس کے مقابلہ میں ۳۰ آراء سے کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ پر غور کرنے کی تحریک پاس کر دی اس بل کی رو سے یہ ایکٹ مزید پانچ سال کے لئے برما میں نافذ رہے گا۔

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ کل کونسل اوف سٹیٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر اظہار رنج والم کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جبلپور ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ گورنر سی پی آئندہ موسم گرما میں رخصت پر جا رہے ہیں۔ آپ کی جگہ سر رگھوندر راؤ ہوم ممبر کو گورنر مقرر کیا جائے گا۔ اور ممکن ہے، وہ گورنر شپ اور ہوم ممبری دونوں کے فرائض سر انجام دیں

کابل (بذریعہ ڈاک) افغانستان میں مخرب اخلاق فلموں کی نمائش حکماً ممنوع کر دی گئی ہے۔ وہاں صرف علمی و اخلاقی فلموں کی نمائش کی اجازت دی جائے گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انگورہ (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ترکی پارلیمنٹ نے اپنی ہوائی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے مزید ۲ کروڑ دس لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اناطولیہ کے ساحلی علاقہ کے تحفظ کے لئے بھی مناسب قدم اٹھایا جائیگا۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ اطالوی اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ برطانیہ کا فوجی سفیر کرنل ہولٹ متعین حبشہ شاہ حبشہ کے مشیر حربی کے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔ اس کے خلاف برطانوی سفیر مقیم روما نے اٹلی کے نائب وزیر خارجہ کے پاس احتجاج کیا ہے۔ کہ یہ بیہودہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔

روما ۱۶ فروری۔ اسمارہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ابرٹیا میں بارش کی کثرت سے اطالوی افواج کو سامان کی بہم رسانی میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں ہوا۔ بارش کے باوجود نئی سڑکوں کی تعمیر کا انتظام کیا جا رہا ہے

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ مسٹر ستیہ مورتی ایم ایل۔ اے نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہندوستان کی مالی حکمت عملی کے متعلق گورنر جنرل نے انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

کلکتہ ۱۶ فروری۔ گذشتہ سال کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں ۹۱۰۵ اور انٹرنس میں ۲۴۸۶۲ طلباء شامل ہوئے تھے۔ اس سال ان امتحانات میں علی الترتیب ۹۴۲۰ اور ۲۵۵۰۰ طلباء شامل ہو رہے ہیں۔

نیویارک ۱۶ فروری۔ نیویارک کے ایک ہوٹل کو آگ لگ جانے سے چودہ اشخاص ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔

امرتسر ۱۵ فروری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۲ آنے ۶ پائی نخود ۲ روپے ۶ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے۔ چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ آج کثیر التعداد مسلم زعماء کا اجلاس ہز ہائی نس سر آغاخان کی صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اس رویہ کی وضاحت کی جائے۔ جو انہیں آئندہ ہندوستانی سیاسیات کے متعلق اختیار کرنا چاہیئے۔ حاضرین میں آنریبل سر فضل حسین۔ نواب اوف چھتاری۔ اے ایچ غزنوی۔ سر فیروز خان نون۔ سر غلام ہدایت اللہ سر محمد یعقوب۔ سر شفاعت احمد خان اور مولانا سید حبیب قابل ذکر ہیں۔

بیروت (بذریعہ ڈاک) فرانسیسی پولیس اور فوج نے وطنی مجالس اور زعماء کے خلاف جو تعزیری کارروائی شروع کی ہے۔ اس نے شام میں ہیجان اور اضطراب کا طوفان بپا کر دیا ہے تمام ملک میں ہڑتال منائی گئی۔ کیونکہ ۱۵ جنوری کو پولیس نے مجلس وطنی کے دفتر کا محاصرہ کر لیا۔ اور تلاشی کے بعد جملہ کاغذات اپنے قبضہ میں کر لئے

یروشلم (بذریعہ ڈاک) فلسطین کے مالیہ اعداد وشمار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ماہ نومبر میں حکومت کو ۴۷۹۰۹۷۸ پونڈ آمدنی ہوئی اور اخراجات کا تخمینہ ۳۴۷۶۱۲۷ پونڈ تھا۔ حکومت کے خزانہ میں نومبر کے اختتام تک ۶۱۵۵۳۲۰ پونڈ موجود تھے۔

طہران (بذریعہ ڈاک) ایران میں تحدید سن ازدواج کا ایک قانون وضع کیا گیا ہے جس کی رو سے کوئی عورت جس کی عمر پندرہ سال سے کم ہو شادی نہیں کر سکے گی۔ یہاں تک کہ جن لڑکیوں کے نکاح قبل بلوغ ہو چکے ہیں وہ بھی اس قانون کے بعد علیحدگی پر مجبور ہوں گی۔ اور ان کو پندرہ سال کی عمر تک پہنچنے پر دوبارہ شادی کرنی پڑے گی۔

کلکتہ ۱۵ فروری۔ آج بنگال کونسل میں اس مسودہ قانون پر بحث ہوئی جس کا مفاد یہ ہے کہ اغوا کے مرتکب ہونے والوں کو کوڑے لگائے جانے چاہئیں۔ یہ مسودہ مسٹر بی این مترا نے پیش کیا۔ مسٹر سہروردی نے کہا۔ کہ اس بل کو استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ بل پر بحث ابھی جاری ہے

حیدر آباد ۱۶ فروری۔ اعلیٰ حضرت نظام دکن نے مقامی اخبارات میں ایک فرمان کا اعلان کیا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں کہ گذشتہ دو سال میں پیر بندہ نواز خواجہ کا مزار اور گنبد گرو میں جو اصلاحات ہوئی ہیں۔ وہ تسلی بخش ہیں۔ آپ کا خیال ہے۔ کہ مزار کو اس سال پوری طرح مکمل کر دیا جائے گا۔ آپ نے مزار کے لئے ایک چاندی کا دروازہ پیش کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ کل اسمبلی میں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے والے گروپ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ چھوٹی صنعتوں کے مفاد کی حفاظت کرنے اور ان کو ترقی دینے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ گروپ نے فیصلہ کیا کہ فائننس کا ممبر اور محکمہ تجارت وصنعت و حرفت کے ممبر اختیارات کے ساتھ ملاقات کی جائے۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ وہ چھوٹی صنعتوں اور حرفتوں کو ترقی دینے کے لئے سپیشل گرانٹ مہیا کرے

طہران (بذریعہ ڈاک) وزارت حربیہ نے ایک جدید قانون مرتب کیا ہے۔ جس کے ماتحت ہر شخص کو فوجی تعلیم و تربیت کے لئے مجبور کیا جائے گا۔ اس غرض کے لئے ۷۵ فوجی افسران کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

شیخوپورہ ۱۶ فروری۔ مقامی بار ایسوسی ایشن نے عدالت عالیہ پنجاب کو درخواست دی ہے۔ کہ شیخوپورہ میں کثرت مقدمات کی وجہ سے وہاں ایک مستقل عدالت سشن قائم کی جائے۔

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ ہوڑہ میں جو پل تعمیر ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق اسمبلی کے چند ارکان کا وفد وزرائے تجارت اور صنعت و حرفت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے درخواست کی کہ ہوڑہ کے پل کا ٹھیکہ ہندوستانی کمپنی کو دیا جائے۔ کیونکہ اگر یہ ٹھیکہ کسی غیر ملکی فرم کو دیا گیا۔ تو اس سے ملک کو بہت نقصان پہنچے گا۔ وزراء نے وفد کی معروضات کو غور سے سنا۔ اور کہا۔ کہ وہ حکومت بنگال کو ان کے دلائل سے پوری طرح آگاہ کر دیں گے

گوہاٹی ۱۶ فروری۔ مسٹر فانی چندر بار دولی رکن لیجسلیٹو اسمبلی جو آسام کے لیڈر تھے۔ شیلانگ گوہاٹی روڈ پر حادثہ موٹر کے نتیجہ میں فوت ہو گئے۔

کوپن ہیگن ۱۶ فروری۔ جرمنی کی ایک بندرگاہ پر حکومت جرمنی نے جاسوسی کے شبہ میں ساٹھ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان میں ایک سابق جرمنی سپاہی بھی ہے۔

عدیس آبابا ۱۶ فروری۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ اطالوی طیاروں نے ایک گرجا پر بمباری کی لیکن کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی